

عاشور کی وہ رات وہ سنائے کا عالم

عاشور کی وہ رات وہ سنائے کا عالم
 فطرت کی خموشی میں فرشتوں کا وہ ماتم
 سویا ہوا رن میں اسد اللہ کا ضیغم
 اور خون میں ڈوبا ہوا اسلام کا پرچم
 عباس تجھے اہلِ وفاء یاد کرینگے
 دیکھی نہ گئی بچوں کی جب تشنہ دہانی
 انکھوں میں کھٹکنے لگی موجوں کی مروانی
 پانی کے لیئے اپنا لہو کر دیا پانی
 بچپن پہ سکینہ کے فداء کر دی جوانی
 عباس تجھے اہلِ وفاء یاد کرینگے

قبضے میں تھی تلوار کے قبضے میں خدائی
 دو ہاتھ چلی تھی کہ ترائی نظر آئی
 بھائی کی وغا دور سے دیکھا کیا بھائی
 کیا شانِ وفاء تونے وفادار دکھائی
 عباس تجھے اہلِ وفاء یاد کرینگے
 ناکام ہوئی دشمنوں کی کوششیں پیہم
 گرنے نہ دیا خاک پہ اسلام کا پرچم
 جب تک رہی جانِ جسم میں اور سینے میں مرہام
 ریتی پہ ڈھلاتا رہا اسلام کا ضیغ
 عباس تجھے اہلِ وفاء یاد کرینگے
 دنیا سے گیا شانِ وفاؤں کی دکھا کر
 پانی نہ پیا پھینک دیا سامنے لاکر
 گھوڑے سے گرا خاک پہ شانوں کو کٹا کر
 سویا بھی تو سوئی ہوئی ملت کو جگا کر
 عباس تجھے اہلِ وفاء یاد کرینگے